ڈاکٹر غلام شبیر اسد
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، جھنگ

Dr. Ghulam Shabbir Asad
Assistant Professor, Dept. of Urdu
Govt. Post Graduate College, Jhang

ہیئتی تنقید کے مکتبہ ہائے فکر کا نزاعی تناظر

The Contention Perspective of Schools of Thoughts within the Realm of Criticism

Abstract: The Russian formalism primarily concerns the poetic of the language system in art. In the face of criticism of the Russian formalism, it is generally believed that the formidable thinkers are followers of Shklovsky, and there is no contradiction between them. Nevertheless, there are several cases of disagreement in Moscow and the Prague School of thought, and these differences are certainly controversial. This article seeks to discuss the key aspects of disagreement between these two views.

Keywords: Russian formalism, Shklovsky, Criticism, Contradiction, formalism

روسی ہیئت پسندی (Russian Formalism) وہ ادبی تھیوری ہے جس نے پہلی بار متن کو اس کے تاریخی، سماجی اور خارجی تناظر سے الگ کرنے کا دعویٰ کیا اور متن کے لسانی، ہیئتی اور اسلوبی وسائل کو مرکزِ توجہ بنایا متن سے متعلقہ تمام روایتی نظریات کا رد پیش کیا اور متن کو خودمختار اکائی، خودمکتفی قرار دیا۔غور کریں تو بیسویں صدی کے بیشتر نظریاتِ تنقید پر فارمل ازم کے اثرات نمایاں طور پڑے حقیقت یہ ہے کہ اِس ادبی تھیوری نے تنقید کو ایک نیا، مختلف ، منفرد رُخ اور مزاج دیا۔اس نے نئی تنقید ، جدیدیت، اسلوبیات، ساختیات، پسِ ساختیات مابعد جدیدیت، مابعد کلونیل ازم کو صرف متاثر ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام نظریاتِ نقد کو بنیادی فکر فراہم کی۔

فارمل ازم کا سیاق وسباق دراصل اٹھارویں اورانیسویں صدی کی تحاریک مثلاً "Constructivism" وجودیت، موجودیت، اظہاریت، مستقبلیت، فیوچرازم، امیجزم، ہیومنزم، نیوہیومنزم سے تیار ہوا تھا۔جب سمبلزم نے ادب کی داخلی پیچیدگی اور مخصوص شعری زبان کے تجزیے کو موضوع بنایا تو تنقیدِ متن میں منفرد تازگی اور توضیحِ متن کی نئی جہت متعارف ہوئی۔متن کی

زبان پر بحث دونوں مکتب ہائے فکر کا بنیادی اور مشترکہ وصف تھا یہ واضح رہے کہ سمبلزم اور فارمل ازم میں گہرا رشتہ اسلوب و زبان اور زبان کے برتاؤ کا تھا۔ڈاکٹر وزیرآغا کے مطابق:

> ''ابتداً اس مکتب نے (جوOpayaz کے نام سے مشہور ہوا) علامت نگاری کی تحریک سے یہ بات اخذ کی کہ فارم یا ہیئت ایک ایسی خودکار اور خودکفیل شے ہے جو اپنے خاص آہنگ اور تلازماتی ذرائع کی مدد سے زبان کو اس کی عام معنیاتی سطح سے اوپر اٹھا لینے پر قادر ہے۔''(۱)

حقیقت یہ ہے کہ روسی ہیئت پسندی نے بہت جلد اپنی فکری راہیں سمبلزم سے الگ کر کے متنی ادبی حقائق کی توضیح کے لیے سائنسی نکتہ نظر تشکیل دیا اور متن میں استعمال شدہ زبان کی سائنسی تفتیش کو بنیادی مقصد کے طور پر اپنایا۔اس طریق ِقرات کا موضوع و معانی یا خالق ِمتن سے کوئی سروکار نہ تھا۔ہیئت پسندوں نے متن کو جمالیاتی، اخلاقی اور ثقافتی، سوانحی، تاریخی حوالوں سے یکسرواگزار کرایا اور متن اساس زبان کو بروئے کارلانے کی تدبیروں (Devices) کو ادبیت کی بنیاد قرار دیا۔ڈاکٹر وزیرآغا نے ہیئت پسندی کا فکری رشتہ سمبلزم سے جوڑا تھا مگر ناصر عباس نیر کے خیال میں ہیئت پسندی فکری اعتبار سے جدیدیت سے منسلک تھی لکھتے ہیں:

> ''روسی ہیئت پسندی مزاجاً جدیدیت کی اس ہمہ گیری تحریک سے منسلک ہے جو عمرانی اور ادبی فکر کو سائنسی منہاج میں ڈھالنے سے عبارت ہے چنانچہ یہ اپنے آغاز میں ان نظریات سے دست و گریباں ہوئی، جو ادب کے بارے میں رومانی، پُراسراریت کے حامل اور ادھراُدھر سے ترکیب دیے گئے (Eclectic) خیالات کا مجموعہ تھے روسی ہیئت پسندی ادبی مطالعے کو سائنس کی مانند معروضی اور منظم بنانے کی موید ہے اور ادب کی حقیقت یا ادبیت کے قابل محسوس پہلوئوں کوضابطہ بند کرنے کی علمبردار ہے۔''(۲)

فکری اعتبار سے ہیئت پسندی کا سیاق وسباق جو بھی ہو ایک بات طے شدہ ہے کہ اس کا بنیادی اور اساسی قضیہ ادبیت تھا جو زبان پراستوار تھا اس کے نزدیک جذبات، تصورات اور عمومی حقائق کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ متن کا معنوی پہلو، ذرائع اظہار (Devices) کو مائل بہ حرکت کرنے کے لیے محض سیاق وسباق فراہم کرنے کی سرگرمی انجام دیتا ہے ہیئت پسندوں نے ہمیشہ متن کی شرح کے روایتی حربوں سے یکسر گریز کیا ان کا بنیادی مقصد یہ رہا کہ:

> ''ایسی مثالیں یا مفروضے (سائنسی روح کے ساتھ) تشکیل دیتے جائیں جن کے ذریعے یہ وضاحت کی جاسکے کہ ادبی تدبیروں (Devices) کے ذریعے کس طرح جمالیاتی اثرات پیدا کیے جاتے ہیں اور یہ کہ ''ادبی'' شکل کس طرح ''اضافی ادبی'' سے مختلف بھی ہے اگرچہ جدید نقاد ادب کو انسانی فہم وفراست کی ہی ایک شکل سمجھتے تھے مگر فارملسٹس کے خیال میں یہ زبان کا ایک طرح سے مخصوص استعمال کا نام ہے۔''(۳)

مکتبہ ہائے فکر کے مابین ائتلاف اور اختلاف

بیشتر روسی ہیئت پسند ۱۸۹۰ء کی پیداوار تھے۔جنگِ عظیم اول کے دوران معروف ہوئے انہوں نے کمیونسٹ انقلاب کے بعد اپنے افکار کو اکادمیہ کی تعمیرِنو کے ذریعے اداراتی طورپر قائم کیا۔تاہم ۱۹۲۰ء کے اواخر میں سٹالن ازم کے عروج کے دوران اہمیت کھو بیٹھے۔ انھوں نے ادب کے روحانی، سماجی، تاریخی اور فلسفیانہ تصورات پر ضرب کاری لگائی اس لحاظ سے ان کے فکری تانے بانے جدید فن وادب کی تحریک فیوچرازم کی جمالیاتی حسیّت، شعور سے جا ملتے ہیں۔یہ مستقبل پسندوں کا ہی نکتہ نظر تھا جس میں ادب کی اثرانگیزی اور شاعری کی تفہیم خالص لسانی سطح پر مرکز نگاہ رہی۔روسی ہیئت پسندی ابتدائی دنوں میں جغرافیائی لحاظ سے مراکز میں منقسم رہی ۔۱۹۱۵ء میں ''ماسکولسانی سرکل'' قائم کیا گیا جس کے بنیاد گزاروں میں پیٹربوگاٹیرف (Peter Bogotyrev)، رومن جیکب سن (Roman Jakobson) اور گریگری وینوکر (Grigory vinokur)تھے۔ دوسری جانب ۱۹۱۶ء میں پیٹرس برگ میں Opojaz(مجلس مطالعہ شعری زبان) قائم ہوئی جس کے بانیوں میں بورس آئخن بام (Boris Eikhenbaum) وکٹر شکلوسکی (Viktor Shklovsky)اور یوری تینیانوف (Yury Tynhyanov) تھے۔

اِن پر دو مکتبہ ہائے فکر کا بارِدگر ذکر کرنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ ان کے بنیادی افکار کے مابین نحیف اختلاف کو واضح کیا جائے۔ ہر چند ان میں دوستانہ روابط تھے مگر ادب پر دونوں کا نکتہ نظر قدرے مختلف تھا۔بنیادی طور پر یہ اختلاف بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

☆ ماسکو سکول کے مطابق بنیادی تصور،'' شاعری جمالیاتی عمل سے متحدہ زبان'' تھا جبکہ پیٹرس برگ والوں نے مختلف دعویٰ کیا کہ شعری موٹف ہمیشہ لسانی مواد کے اظہار کا ہی نام نہیں ہے۔

☆ پہلے مکتب والوں نے کہا کہ ادبی اصناف کا تاریخی ارتقا سماجیاتی بنیادوں کا حامل ہے جبکہ دوسرے مکتب والوں نے ادبی اصناف کے خودمختارانہ اور خودمکتفی ارتقا پر زور دیا۔

بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں Opojaz پیٹرس برگ کے تاریخِ فنون کے ریاستی ادارے کا حصہ بن گئی اور ماسکو سکول جو کہ جیکب سن اور بوگا ٹیرف کے پراگ ہجرت کر جانے کے سبب متغیر ہوا تھا وہ ماسکو کے 'ریاستی ادارہ برائے مطالعۂ فنون' کی شاخ بن گیا اس تنظیم کے اراکین سٹیٹ یونیورسٹی میں ایڈمن ہسّرل کے شاگرد گستاف شپیٹ (Gustav shpet) کی تعلیمات سے بے حد متاثر تھے جنھوں نے ۱۹۲۰ء کے اواخر میں ہیئت پسندوں کے بنیادی تصورات وطریق کا ازسرِ نو جائز لیا۔ اس تجزیاتی کام کو بعض شارحین نے ' ہیئتی فلسفیانہ مکتب فکر' کا نام دیا۔ وکٹر شرمنسکی (Victor Zhirmunsky) نے ہیئتی طریق کی توضیح کرتے ہوئے لکھا:

> ''ایک عام اور مبہم کلمہ ہیئتی طریق عموماً شعری زبان واسلوب پر کیے گئے کام کو ایک وسیع تر تناظر میں لاتا ہے جس میں تاریخی و نظریاتی شعریات، مطالعہ بحور، صوتی آہنگ غنائیت، اسلوبیات، قواعدِ صرف ونحو، کہانی کی ساخت، ادبی اصناف کی تاریخ اور دیگر اقسام وغیرہ شامل ہیں۔میرے

خیال میں واضح ہے کہ اصولی طور پر اس کلمے کا نام نئے طریق کے بجائے علم و فضل کا مہماتِ نو یا علمی مسائل کے نئے دائرۂ کار کے طور پر لینا زیادہ درست ہوگا۔"(۴)

آئخن بام نے شرمنسکی کی اسطفائیت، انتخابیت کے بعض نکات پر کچھ اتفاق کرنے کے ساتھ ساتھ کڑی تنقید کا بھی نشانہ بنایا۔اور ہیئتی طریقِ مطالعہ کے دفاع میں واضح موقف اختیار کیا کہ:"ہیئتی طریق، مسلسل ارتقااور تحقیق کے باعث روایتی اصول طریقیات سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے اور ایک خاص سائنس کا روپ دھا رہا ہے جس میں ادب کا تصور مخصوص حقائق کے تسلسل سے عبارت ہے اس سائنس کی حدود میں بہت سے طریق وضع کیے جاسکتے ہیں للہذا اس تحریک کانام بطور ہیئتی تحریک جو کہ اب مسلمہ ہے، کچھ وضاحت چاہتا ہے ہمارے سامنے فارمل ازم ایک جمالیاتی تحریک ہے اور نہ ہی طریقیات (یعنی ایک محدود علمی نظام کے طور پر بامعنی ہے) ملک ایک آزاد اور جداگانہ ادبی سائنس ہے جو ادبی مواد کے مخصوص اوصاف کی اساس پر قائم ہونے کے لیے کوشاں ہے۔"(۵) توماشیوکی، روسی ہیئت پسندی کا دفاع کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ روسی ہیئت پسند شعریات کو جامع طور پر ایک ایسا اصول سمجھتے ہیں جو ادب کے مظہری پہلوئوں کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کے جوہر کی موجودگی کا منکرہے، اس کے برخلاف رومن جیکب سن یہ دلیل دیتا ہے کہ قدیم ادبی تنقید کا بنیادی منشور اِک فرضی عمل کو پیش نظر رکھتا تھا تاہم ادبی جوہر کے بجائے، واقعاتی مظاہر کی جستجو، درست عمل نہیں ہے۔ ادبی سائنس کا موضوع ادب نہیں شعریت ہے۔یعنی :

"وہ شے جو کہ متن کو ادبی بناتی ہے۔"(۶)

للہذا روسی ہیئتی ادبی سائنس کی علمیاتی بنیادیں توماشیوکی کی واضح مظہریت پسندی اور جیکب سن کی مرادی مظہریات میں تطابق پر استوار ہیں ۔آئخن بام نے واضح طور پر کہا ہے علمیاتی واحدانیت یعنی ادب کے تکثیری عمل کو کسی ایک وضاحتی اصول میں ڈھالنا روایتی روسی ادبی علمیت کا اصل و بنیادی گناہ تھا وہ کہتا ہے کہ:

> "اوپاجاز آج کل ہیئتی طریق کے زیرِاثر کہلاتی ہے، گمراہ کن ہے ۔وجہ یہ کہ بنیادی اہمیت طریق کے بجائے اصول کی ہے۔ روسی مفکرین اور روسی علمیت دونوںواحدانیت کے تصور کے مضر اثرات سے نہیں بچ سکے ۔مارکس ایک اچھے جرمن کی طرح عمر بھر اقتصادیات سے منسلک رہا اور دیگر روسی احباب جو اپنے کسی علمی، شعورِکائنات کے حامل نہیں تھے صرف اس کی طرف رجحان رکھتے تھے انھوں نے جرمن علمی روایت سے محض سیکھنا سکھانا پیشِ نظر رکھا للہذاوحدانی نکتہ نظر ہمارے ملک کا حاکم قرار پایا اور باقی اس کی سرگردگی میں عمل پیرار ہے حالانکہ ایک بنیادی اصول دریافت کیا جانا تھا اور اس کی بنیاد پر نظامات تشکیل دیے جانے تھے چونکہ ادب ان میں کہیں بھی نہیں آتا تھا للہذا وہ راندئہ درگاہ قرار پائے۔"(۷)

پراگ ساختیات اور نومارکیست جو کہ ذہنی طورپر روسی ہیئت پسندی سے ایک تعلق رکھتی ہیں۔ میخائل باختن کی سرکردگی میں قائم ہوئی۔ اس نکتے کی توضیح کے لیے روسی ہیئت پسندی کے تین نمایاں موّرخین وکٹرارلچ (Victor Erlich)

یوری سٹرائٹر (Jury Striedter) اور ایج ہانسن لوف (Age Hansen-Love) کے افکار بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔روسی ہیئت پسندی اور پراگ سکول میں جغرافیائی انسلاکات ناقابلِ انکار ہیں دونوں نہ صرف مشترک اراکین رکھتے ہیں بلکہ پراگ والوں نے شعوری طور پر ہیئتی مکتب کی ماسکو شاخ کے نام پر اپنی تحریک کا نام بھی رکھا۔یہی نہیں کئی معروف واہم ہیئت پسند مفکرین (توماشیوکی، تنیانوف، وینوکر Vinokur) نے ۱۹۲۰ء کے دوران پراگ سرکل میں مقالات پڑھے جن سے چیکوسلواکیا کے مفکرین فیض یاب ہوئے۔ اس تعلق کی بنیاد دیکھتے ہوئے یہ امر حیران کن نہیں کہ وکٹرارلچ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب'' روسی ہیئت پسندی ''کا ایک باب' پراگ سکول' کے نام کیا۔

ارلچ چیکو سلواکیا کی ہیئت پسندی کا وہ مہاتصور متعارف کرواتا ہے جو بعدازاں پراگ سکول کے تغیروتبدل کے باعث ساختیات کہلایا۔ جہاں ارلچ کا تاریخی بیان روسی ہیئت پسندی اور پراگ ساختیات کو باہم جوڑتا ہے وہاں سٹرائٹر ان کے درجہ بہ درجہ انحراف کا چارٹ مرتب کرتا ہے۔اس کے علاوہ روسی ہیئت پسندی سے پراگ ساختیات تک بنیادی افکارمیں جو تغیرات رونما ہوئے تھے ان کی توضیح کرتے ہوئے ادب کی تعریف کا بنیادی شعور تین ادوار سے گزرتے ہوئے دکھاتا ہے۔یہ دراصل روسی ہیئت پسندی کے بنیادی موقف کی تین بدلتی ہوئی صورتیں ہیں۔

''ا۔ادب پارہ تکنیکوں کا مجموعہ ہے جو اجنبیانے کے عمل پر استوار ہے اور اس کا مقصد ایک مزاحم ادراک (Impeded Perception) کا اظہار ہے۔

۲۔ ادب پارہ مخصوص عمودی وافقی اعمال کے لحاظ سے تکنیکوں کا نظام ہے۔

۳۔ ادب پارہ ایک جمالیاتی عمل سے متحد اشارہ (Sign) ہے۔''(۸)

ان تینوں میں سے سٹرائٹر کے پہلے اور آخری ماڈل کو روسی ہیئت پسندی اور پراگ ساختیات سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ اورلچ اور سٹرائٹر اس بات پر متفق ہیں کہ باختن سکول کا نظریاتی عمل روسی ہیئت پسندی کی حدود سے متجاوز ہے ۔بطورِ خاص ارلچ اس بات پر مصر ہے کہ وہ باختن کو نئے ہیئت پسندانہ ارتقاء میں شامل کرتے ہوئے اصولی طور پر اسے ہیئت پسندی کے لیبل سے الگ کرتا ہے لیکن سٹرائٹر باختن کو ہیئت پسندی سے الگ نہیں کرتا۔ ویانا سکالر ہان سن لوف ہیئتی دبستان کی تاریخ کو تین ادوارمیں منقسم کرتا ہے جس میں تیسرا دور نہ صرف سماجی وتاریخی اہداف پر مبنی ہے (یعنی آئخن بام اور تینیانوف کے افکارپیش کرتا ہے) بلکہ سماجی ساختیات اور نظریہ ابلاغ کو بھی محیط ہے ہان سن لوف کے مطابق یہ اپروچ باختن گروپ اور لیف وگوسکی (Lev-vygotsky) نفسیات دان کے خیالات پر بھی مبنی ہے لہٰذا اس کے مطابق باختن اور اس کے پیروکار روسی ہیئت پسندی کا لازمی جزو ہیں۔روسی ہیئت پسندوں نے اپنے سائنسی ماڈل کی تیاری کے لیے دو اصولوں کو بنیاد بنایا۔

''ا۔کہ اسے (سائنسی ماڈل) نہ صرف ادبی عمل کے تہذیبی تناظر کو موضوع بنانا چاہیے بلکہ خود ادب کو بھی زیرِبحث لانا چاہیے خاص کر اس کے وہ اوصاف جو اسے دوسری انسانی سرگرمیوں سے جدا کرتے ہیں۔

۲۔اسے ادبی نظریے کے تحت پنپنے والی روایتی مابعد الطبیعاتی سوچ سے بچنا چاہیے اور بغیر کسی قبل مفروضوں کے براہِ راست ادبی حقائق تک پہنچنا چاہیے۔"(۹)

ہر چند مذکورہ دو اصولوں کی نظری بنیادیں کافی حد تک مقبول رہیں مگر ان کی اطلاقی جہات نے کافی مسائل کھڑے کیے۔ہیئت پسند ادب کی تخصیص کے عمومی مفروضے پر تو متفق رہے لیکن وہ اس تخصیص کی نوعیت پر کوئی مشترک تصور وضع نہ کر سکے تاہم اس سے مراد یہ ہر گز نہیں کہ روسی ہیئت پسندی اپنے مقاصد میں ناکام ہوئی۔تائیدواسترداد، منفی ومثبت پہلو ہر فکری تحریک کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔روسی ہیئت پسندی کی کامیابی کی آئخن بام نے ۱۹۲۵ء میں اِن الفاظ میں توثیق کی:

"اور ان (اصولوں) سے منسلک رہنا اُس حد تک ہی ہے جس حد تک وہ اپنے مواد کے لحاظ سے پرکھے جاسکتے ہیں۔اگر مواد ان کی جامعیت یا مزید تغیر و تبدل پر اکساتا ہے تو ہمیں ان کو جامع کرنا چاہیے یا بدل دینا چاہیے اس لحاظ سے ہم اپنے ہی نظریات سے کافی حد تک آزاد ہیں جیسا کہ ایک سائنس ہونی چاہیے یعنی اگر ہم مانتے ہیں کہ عقیدے اور نظریے میں فرق ہوتا ہے نسائنس تیقّنات قائم کرنے کے بجائے اغلاط پر قابو پانے سے فروغ پاتی ہے۔"(۱۰)

الغرض مذکورہ بحث سے یہ اندازہ کرنا آسان ہوگیا ہے کہ روسی ہیئت پسند تنقیدکے ادب کے ضمن میں بنیادی افکار کیا ہیں ان کا فروغ وارتقاء کیسے ممکن ہوا ۔کن ادبی تحاریک سے فکری رشتے تھے اور ان رشتوں کا سیاق وسباق کیا تھا۔ان کی باہمی آمیزش و آویزش کی وجوہ کیا تھیں۔مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روسی ہیئت پسندوں نے شروع میں ہر چند ادب کی ہیئت کو مرکزِ توجہ بنایا مگر اس سے مراد یہ نہیں کہ انہوں نے ادب کے سماجی اور اخلاقی منصب کا کلیتاً رد کر دیا تھا۔جیسا کہ وکٹر شکلووسکی نے اپنے مضمون "آرٹ برائے تکنیک" ۱۹۱۷ء میں وضاحت کی تھی کہ ادب ہمیں دنیا کو نئے سرے سے دیکھنے کی اہلیت دیتا ہے۔وہ جس چیز سے ہم مانوس ہو چکے ہوتے ہیں اس کو ادب، دوبارہ اجنبی بنا دیتا ہے۔ ادب اشیا کے محض تحت الشعوری عمل آگہی کے بجائے ان پر ایک تازہ نظر ڈالتا ہے۔ادب اس لیے موجود ہے کہ ہم احساسِ زندگی کو بحال رکھ سکیں یعنی ادب کا مقصد اشیا کے خالص احساساتی ادراک کو پیش کرنا ہے نہ کہ ان کی علمی حیثیت کو____ روسی ہیئت پسندی کے تحت ادب پر تازہ نظر ڈالنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دنیا کو اس کی پوری آب وتاب کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں یا یہ کہ اس کی حقیقی عظمت و جلال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔روسی ہیئت پسندوں کا بنیادی کام یہ تھا کہ وہ سمجھیں کہ:

- ☆ ادب بذاتِ خود کیا ہے؟
- ☆ ادب کی نفسی بنّت میں کون سے عناصر کارفرما ہیں؟
- ☆ ادب کی کارکردگی کا طریق کیا ہے؟
- ☆ ادب کی تازہ کاری کے اثرات کیسے نمو کرتے ہیں؟
- ☆ ادب کا عمل کس طرح کا رفرما ہوتا ہے یا ادب کیسے عمل آرا ہوتا ہے؟
- ☆ ادب اپنی تازہ کاری اور تازہ نگاہی کے اثرات تک کیسے پہنچتا ہے؟

☆ ادب کی شعریت (Litraryness) کن ذرائع پر استوار ہے؟

روسی ہیئت پسندوں کا پہلا اجلاس ۱۹۱۶ء میں ماسکو میں ہوا تو اس کا بنیادی قضیہ ہی 'شعریت' یا ادب کے بجائے 'ادبیت' تھا یعنی وہ شے جو ادب کو منفرد ہیئت عطا کرتی ہے انھوں نے مطالعۂ ادب کو ایک سائنس کے طور پر لیتے ہوئے ایک سچے سائنس دان کی طرح اس کے عمومی اصول مرتب کیے۔ان کے نزدیک شعریت سے مراد شاعری میں زبان کا اجنبی ہو جانا اور یہی لسانی اجنبیت، قاری کو ادراکی اجنبیت کی طرف لے جاتی ہے تاکہ وہ اسے بہ اندازِ دگر دیکھ سکے۔ بڑا سوال یہ تھا کہ شاعری عام زبان کو کس طرح اجنبی بنا دیتی ہے؟ ان کے نزدیک یہ عمل شعری تکنیکوں مثلاً تکرارِ صوت، قافیہ، بحر، وزن، شعری مصرعوں کی تفہیم کے ذریعے انجام پاتا ہے انھی تکنیکوں کا سہارا لے کر انہوں نے متن کے مروّجہ متعلقات، تصورات سے صرفِ نظر کیا اور زبان کی متن میں کارکردگی کو بنیاد بنایا۔

روسی ہیئت پسندی میں ادب اور فن کو ایک ایسی فارم (ہیئت) گردانا گیا جس کی اصل حقیقت، اہمیت اور معنویت خود یہ فارم (ہیئت) ہے نہ کہ موضوع و معنی۔ہیئت پسندوں نے ادب کے Non-Representationl اور Non Expressive کو مرکزِ نگاہ بنایا اور ادبی متن سے جڑے ثقافتی، نفسیاتی، شخصی یاجذباتی حوالوں سے صرفِ نظر کیا وہ دراصل ادب کے حوالے سے ایک ایسی ادبی سائنس کو وضع کرنا تھا جس کا مدعا ومقصد بہ قول رومن جیک سن

"ادب نہیں بلکہ ادبیت تھا۔"(۱۱)

یعنی مواد سے غرض نہ تھی بلکہ صرف فارم (ہیئت) ہی ان کا مطمحِ نظر تھی یا وہ شے یا کارکردگی جس کے سبب سے متن، ادبی مرقّعے پر فائز اور دیگر متون سے الگ ہوتا ہے۔روسی ہیئت پسند ادب کی صداقت کو معنیات پر استوار کرنے کے بجائے فارم پر استوار کرتے تھے دوسرے لفظوں میں ادب، ہیئت سے امتیاز پاتا ہے مواد سے نہیں مگر اس سے یہ مراد لینا درست نہیں کہ وہ ادب کو سائنسی تخفیفی (Reductive) عمل کے تابع کرکے اسے جمالیات سے الگ اور محروم کرنا چاہتے تھے بلکہ:

> "وہ (روسی ہیئت پسند) اس نظام شعریات کی جستجو میں تھے اور اسے سائنسی تجزیاتی بیانیے میں پیش کرنے میں سرگرم تھے جس کی موجودگی اور فعالیت کسی لسانی تشکیل کو ادب بناتی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی ادبی سائنس کے موضوع کے امتیازات اور حدود کو متعین کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ ادب کے "کیا" کے بجائے "کیسے" پر مرکوز کی۔"(۱۲)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ ہیئت پسندوں کے نزدیک فارم (ہیئت) ہی سب کچھ تھی یا پھر ہیئت کو تشکیل دینے والی زبان کے اسلوبی وسائل، سب سے پہلے انھوں نے ادبی اور غیرادبی زبان میں تفریق وامتیاز کو واضح کیا اور پھر ادبی زبان کو مخصوص ادبی وسائل سے عبارت قرار دیا۔انھوں نے ادب کے معنیاتی منطقے اور تخلیق کار کو رد کرتے ہوئے اسلوبی وسائل کو ہی غیر معمولی اہمیت دی۔ بیشتر ہیئت پسندوں نے یہی موقف اختیار کیا۔یہاں تک کہ اوپاجاز، سرکل کے حامیوں نے تو یہ موقف اختیار کیا کہ:

"تخلیق کار نام کی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی صرف شاعری اور ادب (بہ اعتبار ہیئت) کا وجود ہے۔"(۱۳)

یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جسے بعدازاں امریکی نئی تنقید نے اپنایا اور ساختیات کی فکری بنیادیں اسی پہ استوار ہوئیں۔یعنی ادب، ادبیت سے ہے اور ادبیت، شعریات (اسلوبی وسائل) سے عبارت ہے۔ماسکو لسانی سرکل اور اوپاجاز مکتبہ ہائے فکر کے مابین ادبی زبان کے سروکارپر جو اختلاف واشتراک کی صورتوں‌کو سامنے لانے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ماسکو سکول کا بنیادی موقف تاریخی و جمالیاتی آہنگ کا تھا جب کہ پراگ سکول ادبی متن کوخود مختار انہ اور خود مکتفی اکائی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ماسکو دبستان ادبی متن کے خود مکتفی ہونے کے ساتھ دیگر عوامل کو بھی اہمیت دیتا رہا لیکن اوپاجاز کے مفکرین نے ادبی متن میں استعمال شدہ زبان کی تکنیکوں پر انحصار کیاحالانکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ زبان ثقافت ہی کی دین ہے اس کے اس پہلو سے یکسر انکار کرنابعید از قیاس ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ وزیرآغا، ڈاکٹر۔ تنقید اور جدید اُردو تنقید۔کراچی: انجمن ترقی اُردو،۱۹۸۹ء۔ ص۴۱۔۴۲

۲۔ ناصر عباس نیر۔جدیداور مابعد جدید تنقید، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۰۴ء۔ ص۵۷

۳۔ رامن سیلڈن۔ نظریۂ ادب کے رہنما اصول(مترجم): اعزاز باقر، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۲ء۔ ص۲

4- Raman Selden, The Cambridge History of Literary criticism vol.8, Combridge University Press Reprinted 2004, P-20

5- Ibid, P-21

6- Ibid, P-21-22

7- Ibid, P-22

8- Ibid, P-23

9- Ibid, P-23-24

10- Ibid, P-25

11- K.M Newton, Twentienth-centurary literary theory, London, Mackmilan Educational Ltd. 1988, P-21

۱۲۔ ناصر عباس نیر۔جدید اور مابعد جدید تنقید۔ ص۵۹

13- J.A Guddon, Dictionary of Literary Terms S. Literary Theories, London, Penguin Books, 4th Edition, 1998, P-328

اصل عبارت:

".There are not poets or literary figures: There is just poetry and litrature"